# مکروہات وضو

## مسجد میں وضو کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مسجد میں دائمی طور پر وضو کرنے والا فاسق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی محمد ثناء اللہ۔ ۷/۶/۶۷ء

الجواب

اگر ابتدائے امر سے جائے وضو نہ بنائی گئی ہو تو وضو کرنا جائز نہیں ہوگا۔

**لمافی الهندية ص ١١٦ جلد ١: وتكره المضمضة والوضوء فی المسجد إلا أن يكون ثمه موضع أعد لذلک.** (۱) وهوالموفق (فتاویٰ دیوبند پاکستان، المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ جلد دوم، ص: ۴۱)

## آبِ زمزم سے وضو وغسل کا حکم:

سوال: کیا آبِ زمزم سے وضو یا غسل کرنا جائز ہے؟

الجواب

زمزم کا پانی ایک متبرک پانی ہے، اس کے آداب واحترام کا خیال رکھنا شرعی ذمہ داری ہے، اس لئے بے وضو شخص کا اس سے وضو کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ دوسرا متبادل پانی مہیا نہ ہو ورنہ بلا کراہت جائز ہے، لیکن غسلِ جنابت ہر حال میں کراہت سے خالی نہیں اور نہ اس سے استنجا بلا کراہت جائز ہے۔ تاہم اگر باوضو آدمی اس سے تبرک کے طور پر وضو کرے یا پاک بدن والا شخص اس سے غسل کرے تو بلا کراہت جائز ہے۔

**"لماقال السيد أحمد الطحطاویؒ: يجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم إن كان علیٰ طهارة للتبرک فلاينبغی أن يغتسل به جنب ولا محدث ولافی مكان نجس ولايستنجی به ولايزال به نجاسة حقيقية من بعض العلماء تحريم ذلک وقيل إن بعض الناس استنجیٰ به فحصل له باسؤر.** (طحطاوی حاشية مراقی الفلاح: ص ١٧ كتاب الطهارة، أقسام المياه). (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ: ۵۱۲)

(۱) فتاویٰ عالمگيرية: ص ١١٠ جلد ١، فصل: كره غلق باب المسجد.

(۲) قال العلامة الحصكفیؒ: يكره الاستنجاء بماء زمزم، قال ابن عابدينؒ تحته: وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتیٰ ذكر بعض العلماء تحريم ذلک. (ردالمحتار، كتاب الحج، مطلب فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم: ج ٢ ص ٦٢٥)

## گرم پانی سے وضو جائز ہے:

سوال: گرم پانی سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

ہر وہ پانی جو پاک ہو اس سے مطلقاً وضو کرنا جائز ہے چاہے پانی گرم ہو یا ٹھنڈا، تاہم دھوپ سے گرم شدہ پانی کا استعمال طبی لحاظ سے مکروہ ہے۔

"إن عمرؓ: كان يسخن له ماء في قمقمة ويغتسل به آه،إن عمرؓ قال: لاتغسلوابالماء المشمس فإنهيورث البرص آه(دارقطني: ج ا ص ۳۷و ۳۹،باب الماء المسخن)

عن الأسلح بن شريك: ......فقلت: أصابتني جنابة فخشيت البرد علىٰ نفسي فأمرتها أن يرحلها وضعت أحجاراً فأسخنت ماءً فاغتسلت به،آه.

وعن عائشةؓ قالت: نهى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أن يتوضأ بالماء المشمس. (نصب الراية: ج:۱،ص:۱۰۲۔۱۰۳، باب الماء الذي يجوزبه الطهارة)(۱)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۱۵)

## جرمانہ کے لوٹے سے وضو کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق!

جملہ پنچ صاحبان نے کسی دنیوی یا دینی قصور پر زید پر یہ جرمانہ کیا کہ مسجد میں بیس عدد لوٹے خرید کر لوگوں کے وضو کے لیے رکھ دو، تو اب سوال یہ ہے کہ جرمانہ تو حنفیہ کے نزدیک ناجائز ہے مگر اب جو زید پر جرمانہ ہوا اور اس نے لوٹے رکھ دیئے تو ان لوٹوں سے وضو کرنا بھی جائز ہے یا نہیں؟ اور جو اس وضو سے نماز پڑھی ہے یہ نماز بلا کراہت درست ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر زید لوٹے رکھنے پر بشرح قلب راضی ہوجائے تو ان لوٹوں کا استعمال جائز ہے ورنہ نہیں، بدون رضائے زید، ان لوٹوں سے وضو کرنا اگرچہ گناہ ہے مگر وضو ہوجائے گا اور نماز بلا کراہت صحیح ہوجائے گی، صرف لوٹوں کے استعمال کا گناہ ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴؍ذی قعدہ ۸۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۲؍۱۷۔۱۸)

---

(۱) ومثله في السعاية: ج ا ص ۳۳۶ و ۳۳۷ باب الكراهية في الماء المشمس الخ.

(۲) لايحل مال امرأمسلم الابطيب نفس منه.(التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير،كتاب الصلح، ص:۳؍۱۰۱،مؤسسةقرطبة.انيس)

## لوٹے میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو کرنا:

سوال: لوٹے میں ہاتھ ڈال کر وضو کرنا کیسا ہے جب کہ اس میں مستعمل پانی گرتا ہے ایسے لوٹے جو نیچے اوپر سے برابر ہوتے ہیں جو آج کل مسجدوں میں پائے جاتے ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

ہاتھ ڈال کر وضو کرنا خلاف احتیاط ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۵۸/۵)

## تمباکو کھانے کے بعد وضو:

سوال: گٹکھا، تمباکو، پان اور سگریٹ کے استعمال کے بعد کلی کرنے سے وضو قائم رہ جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے، نیز اس حالت میں آیات قرآنی کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ (محمد عارف اللہ، تالاب کٹہ)

الجواب ــــــــــــــــــ

گٹکھا وغیرہ کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وضو میں کوئی کراہت پیدا ہوتی ہے، البتہ اس سے منھ میں بو پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کی ادائیگی سے پہلے منہ اچھی طرح صاف کرنا چاہئے اور مسواک یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا چاہئے، تاکہ بدبو کا ازالہ ہو جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کچی پیاز اور لہسن کھانے والے کو مسجد میں آنے سے بھی منع فرمایا۔(۲) چہ جائے کہ نماز جس میں اللہ تعالی سے مومن سرگوشی کرتا ہے، اور قرآن مجید کی تلاوت، جو خاص کر منہ اور زبان کی عبادت ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۳۹و۴۰)

## وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب:

سوال: وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

---

(۱) وسنن الطهارة: غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء إذا استيقظ المتوضی من نومه. وفی العناية: (إذا استيقظ المتوضی) نقل عن شمس الأئمة الكردریؒ: أنه شرط حتى إذا لم يستيقظ لا يسن غسلهما وقيل: وهو شرط اتفاقی، خص المصنف غسلهما بالمستيقظ تبركاً بلفظ الحديث والسنة تشمل المستيقظ وغيره وعليه الأكثرون لأنه لا يتم الواجب إلا به فهو واجب لكن تركنا الوجوب إلى السنة فی الغسل لأنه صلی الله عليه وسلم علل بتوهم النجاسة وتوهمها لا يوجب التنجس الموجب للغسل فكان دليلاً على التورع والاحتياط. (فتح القدير مع العناية: ۱/ ۲۱، كتاب الطهارات مصطفى ألبانی الحلبی، مصر، وكذا فی البحر الرائق: ۱/ ۳۸، سنن الوضوء رشيديه، وكذا فی الطحطاوی على مراقی الفلاح: ۲۶، فصل فی سنن الوضوء، قديمی)

(۲) الجامع للترمذی: ۳/۲، باب ماجاء فی كراهية أكل الثوم والبصل۔ محشی

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر وضو کی دعاؤں میں مشغول ہو تو بہتر یہ ہے کہ نہ سلام کرے نہ جواب دے۔(۱) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۵۹/۵)

## وضو کرتے وقت سلام یا بات کرنا:

سوال: اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے کہ وضو کرتے وقت سلام یا بات چیت کرنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

وضو کرتے وقت نہ دنیا کی باتیں کریں، نہ سلام کریں بلکہ وضو کی دعا پڑھا کریں۔(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۵۹/۵)

## وضو کرنے والے کو سلام کرنا:

سوال: لوگ وضو میں مشغول ہوں، اس وقت سلام کیا جائے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

وضو میں مشغول آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے وضو بھی ایک عبادت اور ثواب کا کام ہے اور اس میں مصروفیت ہے اور خاص توجہ کی ضرورت، اس میں بعض اعضا ایسے بھی ہیں کہ اگر خاص توجہ نہ دی جائے تو خشک رہ جائیں اور وضو نہ ہوں، اس میں بعض فرائض، بعض سنن اور بعض مستحبات ہیں اور آداب وضو میں یہ بھی ہے کہ ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ اور کلمۂ شہادت وردِ زبان ہو اور دوسرے اوراد بھی کتابوں میں منقول ہیں، وضو میں بعض مکروہات ہیں اس کا بھی خیال رکھا جائے، لہٰذا اس موقع پر سلام نہ کیا جائے، اگر کوئی سلام کرے تو جواب دے دینا اولیٰ ہے۔فقط واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رحیمیہ: ۱۲۴/۱)

## وضو کرتے وقت دنیاوی گفتگو:

سوال: اکثر لوگ وضو کرتے وقت باتیں کرتے ہیں، کیا اس وقت باتیں کرنا مناسب ہے؟ (شیخ عبدالصمد، ناندیڑ)

الجواب ــــــــــــــــــ

''وضوء'' نماز جیسی عبادت کے لئے ذریعہ و وسیلہ ہے، اور نماز کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر کو تازہ

---

(۱) التكلم بكلام الناس، والكراهة تنزيهية، لأنه يشغله عن الأدعية. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۴۱۴/۱، المطلب السادس، مكروهات الوضوء، رشيديه، وكذافي الدر المختار: ۱۲۶/۱، آداب الوضوء، سعيد، وكذافي الفتاوىٰ العالمگيرية: ۸/۱، الفصل الثالث في المستحبات، وكذافي البحر الرائق: ۵۸/۱، كتاب الطهارة، رشيديه.)

(۲) حوالہ سابق۔

کیا جائے. ﴿اَقِمِ الصَّلاۃَ لِذِکۡرِیۡ﴾. (۱)

اس لئے وضو کرتے ہوئے بھی اللہ ہی کی یاد اور اسی کا ذکر خاص کرنا چاہئے، دنیاوی گفتگو نہ کرنا چاہئے۔ فقہا نے دوران وضو گفتگو کرنے کو خلاف ادب قرار دیا ہے:

"ومن الأدب أن لا يتكلم في أثناء الوضوء بكلام الدنيا". (۲) (کتاب الفتاویٰ: ۲/۵۵-۵۶)

## وضو میں بات چیت اور کسی شخص کی بات کا جواب دینا کیسا ہے:

سوال: حضرت مدظلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، از طالب الخیر والدعا گذارش ہے کہ میں وضو کر رہا تھا اور ادعیہ ماثورہ بھی پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے مخاطب کر کے مجھ سے کچھ کہنا چاہا میں نے اس خیال سے کہ وضو میں بات چیت کرنا خلاف سنت ہے، ان کی طرف کچھ توجہ نہ کی، وہ بول کر بھی شرمندہ ہوئے اور پھر کہنے لگے کہ تم سے اخلاقی جرم کا ارتکاب ہوا ہے، وضو میں از خود کسی سے فضول بات کی ابتدا کرنا مکروہ ہے، اور اگر کوئی دوسرا بات کرے تو قبل اس کے کہ اس بات کی اچھائی برائی کے متعلق کوئی رائے قائم ہو اس کی بات پر کان نہ دھرنا اور متکلم کو جواب نہ دے کر شرمندہ کرنا اور وہ بھی صرف ترک مندوب کی وجہ سے یقیناً غلو فی الدین ہے، حضور سے پوچھتا ہوں کہ یہ ان کی تعریض کس حد تک صحیح ہے کیا دعا کو چھوڑ کر جواب میں مشغول ہو جاتا تو اچھا تھا یا کیا؟

الجواب

بے شک وضو میں بالکل نہ بولنا اور دوسرا شخص بات کرے تو اس کو بالکل جواب نہ دینا بوجہ کسر قلب مسلم کے مذموم ہے، ادعیۂ ماثورہ کی رعایت اتنی ضروری نہیں جتنی قلب مسلم کی رعایت ضروری ہے اس حالت میں وضو کرنے والا کم از کم اتنا ہی جواب دیدے کہ میں وضو سے فارغ ہو کر آپ کی بات سنوں گا، تو اس سے ادعیۂ ماثورہ میں خلل بھی نہ ہو، اور نہ ایسی بات وضو میں مکروہ ہے، اور اس صورت میں جب کہ دوسرا شخص آ کر بات کرے اسکی تطییب قلب کی رعایت سے مختصراً جواب دینا بلا ضرورت نہیں بلکہ ایک حد تک ضروری ہے۔

قال في نور الايضاح والمراقي: ويكره التكلم بكلام الناس لأنه يشغله عن الأدعية، آه. قال الطحطاویؒ: مالم يكن لحاجة تفوته بتركه قاله ابن أمير الحاج، آه. وقوله: لأنه يشغله عن الأدعية ولأجل تخليص الوضوء من شوائب الدنيا، آه. (ص: ۴۸)

قلت: والكلام في جواب سائل هو لحاجة تفوته بتركه وهو تطييب قلب المؤمن وهو عبادة فقدروى أبوهريرة رضي الله عنه مرفوعاً: "والكلمة الطيبة صدقة". (متفق عليه)

(۱) سورۃ طٰہٰ: ۱۴۔
(۲) الکبیری: ص: ۳۰۔

وعن أبی ذرؓ مرفوعاً "تبسمک فی وجه أخیک لک صدقة". رواه الترمذیؒ وحسنه (۱) وصححه ابن حبانؒ كذافی الترغیب. (ص۴۶۸و۴۶۹)

۱۳ / ربیع الاول ۴۵ھ ۔ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۴۶ و ۳۴۷)

## حالت وضو میں قبلہ کی طرف تھوکنا:

سوال: قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرتے ہیں تو اس صورت میں تھوکتے بھی ہیں ویسے قبلہ کی طرف تھوکنے سے لوگ منع کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ ہے اگر قبلہ کی طرف منھ ہو مگر نیچے زمین کی طرف تھوکے تو اس میں کوئی کراہت نہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آئے تو پاؤں کے نیچے تھوک دے حالانکہ اس وقت نمازی قبلہ رخ ہے اس کے باوجود نیچے کی طرف تھوکنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۵ / رجب ۹۲ھ (احسن الفتاویٰ: ۲ / ۱۷)

## قبلہ رخ واش بیسن:

سوال: ہمارے گھر میں واش بیسن اور شاور قبلہ کی طرف ہے، جس میں ہم ہاتھ منہ دھونے اور نہانے کے ساتھ ساتھ وضو بھی کرتے ہیں، جس میں کلی بھی کرنی ہوتی ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ قبلہ کی طرف کلی نہیں کرنی چاہئے یہ کہاں تک درست ہے؟

الجواب ـــــــــــــــ

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے، جہاں تک قبلہ کی طرف رخ کر کے وضو کرنے کی بات ہے تو اس کو تو فقہانے وضو کے آداب میں شمار کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وضو کرے گا تو یہ کلی کو بھی شامل ہوگا، اس لئے اس میں کوئی قباحت نہیں، قبلہ کی طرف رخ کر کے غسل کرنا مکروہ تو نہیں، لیکن خلاف ادب ہے:

"...فهو ترک أدب کمد الرجل إلیها". (۳) فقط (کتاب الفتاویٰ: ۲ / ۶۲)

## وضو میں ایک ہاتھ سے منہ دھونا اور مسح کرنا جائز ہے یا مکروہ:

سوال: وضو میں ایک ہاتھ سے منہ دھونا اور سر کا مسح کرنا مکروہ ہے یا کہ نہیں؟

---

(۱) باب ماجاء فی صنائع المعروف: ۲ / ۱۷، مطبوعہ دیوبند۔ انیس

(۲) قال قتادة سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان المؤمن اذا کان فی الصلوٰة فانما یناجی ربه فلا یبزقن بین یدیه ولا عن یمینه ولکن عن یساره او تحت قدمه. (صحیح بخاری: ۱ / ۵۹۔ انیس)

(۳) طحطاوی علی المراقی ص: ۹۔

اگر مکروہ ہے، تو کس کتاب میں لکھا ہے؟ ارشاد فرماویں۔

الجواب

چہرہ ایک ہاتھ سے دھونا اور سر کا مسح ایک ہاتھ سے کرنا خلاف سنت ہے۔

**قال فی الدر: ویسن تثلیث الغسل المستوعب، وفی البحر: السنة تکرار الغسلات المستوعبات لا الغرفات،آہ.**

**قال الطحطاویؒ فی حاشیة مراقی الفلاح: ولو اقتصر علی مرة ففیه أقوال ثالثها إن اعتاده أثم وإلالااختاره صاحب الخلاصة،آہ.** (ص ۴۲)

**وفی نور الإیضاح: ویسن البداء ةبالمیامن فی الیدین والرجلین.**

**قال الطحطاویؒ: وهما عضوان مغسولان فخرج العضو الواحد کالوجه فلایطیب فیه التیامن والعضوان الممسوحان کالأذنین و الخفین فالسنة (غسله) ومسحهما معاًلکونه أسهل إلاإذاکان أقطع فإنه یبدء بالأیمن منها یعنی من الخدین والأذنین والخفین،آہ.** (ص: ۴۴)

**ویسن استیعاب الرأس بالمسح،آہ.**

اور ایک ہاتھ سے غسل وجہ ومسح راس میں استیعاب نہیں ہوسکتا، جیسا مشاہد ہے اور خلاف سنت کبھی ہوجائے تو مضائقہ نہیں، مگر اس کا عادی ہونا مکروہ ہے، جیسا کہ طحطاوی کی عبارت سے معلوم ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۳ رشوال ۴۷ھ (امدادالاحکام جلد اول ص ۳۴۷و۳۴۸)

## گلے کا مسح بدعت ہے:

سوال: بعض لوگ گردن کا مسح کرتے ہوئے حلقوم یعنی گلے کا بھی مسح کرتے ہیں، آیا شرعاً یہ صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

گردن کا مسح مستحب ہے مگر حلقوم کا بدعت ہے یہ نہ کیا جائے۔

**"والثانی مسح الرقبةوهوبظهر الیدین وأمامسح الحلقوم فبدعةآهـ کذافی البحرالرائق.(عالمگیری: ج ۱ ص ۴)فقط واللّٰه أعلم**

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی جامعہ ہذا۔ (خیر الفتاویٰ: ۶۵/۲۔۶۶)

## گلے کے مسح کا حکم:

سوال: بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ گردن کے مسح کے ساتھ ساتھ گلے کا مسح بھی کر جاتے ہیں، کیا

گلے کا مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

آدابِ وضو میں گردن کا مسح شامل ہے، حلقوم (گلے) کا مسح اسلاف میں سے کسی سے ثابت نہیں، اس لئے گلے کا مسح کرنا بدعت ہے۔

''لما قال ابن نجیمؒ: والثانی مسح الرقبة وهو بظهر اليدين وأمامسح الحلقوم فبدعة. (البحر الرائق: ج ۱ ص ۲۸ کتاب الطهارت) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۰۵)

(۱) قال الحصكفيؒ: ومسح الرقبة بظهر يديه لا الحلقوم لأنه بدعة. (الدرالمختار على صدر ردالمحتار: ج ۱ ص ۱۲۴، مستحبات الوضوء، ومثله فى الهندية: ج ۱ ص ۸، الفصل الثالث فى المستحبات)

**دیگر مسائل، مکروہاتِ وضو:**

ادب ووقار کے ساتھ وضو کرنا چاہیے۔ اب اگر کوئی اس کے خلاف طریقہ پر وضو کرے تو اس کا یہ عمل مکروہ تنزیہی ہوگا۔

۱۔ جیسے چہرہ یا کسی اور عضو پر زور سے پانی مارنا۔

۲۔ نجس جگہ پر وضو کرنا۔

۳۔ مسجد کے اندرونی حصہ میں وضو کرنا، البتہ اگر کسی برتن میں وضو کرے یا مسجد کے جس حصہ میں وضوگاہ ہے وہاں وضو کرے تو حرج نہیں۔

۴۔ رینٹ یا تھوک پانی میں ڈالنا۔ (ردالمحتار ۱/۱۳۱، ۱۳۳)

۵۔ وضو کرتے وقت اس کا خیال رکھا جائے کہ وضو کے پانی استعمال کرنے میں نہ ایسی بخالت کی جائے کہ پانی سے دھونے میں بہایا نہ جائے اور قطرات نہ گریں بلکہ ایسا دھویا جائے کہ یہ گمان ہونے لگے کہ گویا تیل بدن پر مل رہا ہو۔

۶۔ اسی طرح نہ اتنا زیادہ پانی بہایا جائے کہ تین بار سے زائد ہو جائے، ایسا کرنا اسراف وفضول خرچی ہوگا۔

(طہارت کے احکام ومسائل: ۱۲۰، انیس)